مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

واعظ الجمعہ

اختیاراتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

اختیاراتِ مصطفیٰ ﷺ

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلِهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُر نور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلِهِ وصَحبهِ أجمعين.

مالک ومختار نبی ﷺ کی شان وعظمت

برادرانِ اسلام! مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ اللہ رب العالمین کی عطا سے، کونین کے مالک ومختار ہیں، ان کا دائرۂ سلطنت زمین وآسماں کو محیط ہے، معجزۂ شقُّ القمر (چاند کے دو ۲ ٹکڑے کرنے والا معجزہ) اس کی روشن مثال ہے، "صحیح بخاری" میں حضرت سیّدنا انَس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: «إنّ أهلَ مكّةَ سألُوا رسولَ الله ﷺ أَن يُرِيَهم آيةً، فأَرَاهُم القمرَ شِقّتَينِ، حتَّى رأَوا حراءً بينهُما»[1] "اہلِ مکّہ نے حضور

(١) "صحيح البخاري" باب انشقاق القمر، ر: ٣٨٦٨، صـ٦٤٩.

تاجدارِ رسالت ﷺ سے معجزہ دکھانے کا مطالبہ کیا، اس پر حضورِ اکرم ﷺ نے انہیں چاند دو ۲ ٹکڑے کر کے دکھادیا، یہاں تک کہ ان لوگوں نے کوہِ حرا کو چاند کے ان دونوں ٹکڑوں کے درمیان دیکھا"، یعنی چاند کا ایک ٹکڑا کوہِ حرا کے دائیں طرف آگیا، اور دوسرا ٹکڑا کوہِ حرا کے بائیں طرف۔

سونے کے پہاڑ اور دنیا کی بادشاہت

عزیزانِ محترم! سرکارِ دوعالَم ﷺ اگر حکم فرماتے تو پہاڑ سونے کے ہوکر حضرت کے ساتھ چلتے، اگر دنیا جہاں کی بادشاہت چاہتے تو نبیٔ رحمت ﷺ کی بیک جنبشِ لب پر عطا کردی جاتی، لیکن رسولِ اکرم ﷺ نے اپنے رب کا عاجز و منکسر بندہ بننا زیادہ پسند فرمایا۔ حضرت سیّدہ عائشہ صدّیقہ طیّبہ طاہرہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: «يَا عَائِشَةُ! لَوْ شِئْتُ لَسَارَتْ مَعِي جِبَالُ الذَّهَبِ، جَاءَنِي مَلَكٌ إِنَّ حُجْزَتَهُ لَتُسَاوِي الْكَعْبَةَ، فَقَالَ: إِنَّ رَبَّكَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ: إِنْ شِئْتَ نَبِيّاً عَبْداً، وَإِنْ شِئْتَ نَبِيّاً مَلِكاً، فَنَظَرْتُ إِلَى جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَأَشَارَ إِلَيَّ أَنْ ضَعْ نَفْسَكَ»[1].

(١) "شرح السُنّة" للبغوي، كتاب الفضائل، باب تواضعه ﷺ، ر: ٣٦٨٣، ١٣/ ٢٤٨.

"اے عائشہ! اگر میں چاہوں تو میرے ساتھ سونے کے پہاڑ چلیں، میرے پاس ایک فرشتہ آیا جس کی کمر کعبہ شریف کے برابر تھی، اس نے عرض کی کہ آپ کا رب آپ کو سلام فرماتا ہے، اور فرماتا ہے کہ اگر آپ چاہیں تو بندگی والے نبی بنیں، اور اگر چاہیں تو بادشاہ نبی بنیں! میں نے حضرت جبریل کی طرف دیکھا، انہوں نے مجھے مشورہ دیا کہ آپ اپنی ذات میں انکساری کیجیے"۔

حکیم الامّت مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ تعالی علیہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں کہ "اس فرمانِ عالی سے معلوم ہوا، کہ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم جو چاہیں رب تعالیٰ وہ ہی کر دے، جسے جو چاہیں اپنے رب کے حکم سے دے دیں، حتّٰی کہ حضرت سیّدنا ربیعہ رضی اللہ تعالی عنہ نے حضور انور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے جنّت مانگی، بلکہ جنّت میں آپ کی ہمراہی (رَفاقت) مانگی، حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے انہیں عطا فرمائی"[1]۔

زمینی خزانوں کی کنجیاں

حضراتِ گرامی قدر! تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے عُلوِّ مرتبت کی شان یہ ہے، کہ زمینی خزانوں کی کنجیاں مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے دستِ اقدس پر رکھ کر، رحمتِ عالَمیان صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو مالِک ومختارِ کُل بنایا گیا، "صحیح بخاری" میں حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، نبئ معظّم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «فبَينا أنا

---

(۱) "مرآۃ المناجیح" نبئ کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے اَخلاق وعادات کا بیان، تیسری فصل، ۸/۸۵۔

نَائِمٌ أُتِيتُ بِمفاتِيحِ خزائِنِ الأرض، فَوُضِعَتْ فِي يَدِي»[1] "میں نیند کے عالَم میں تھا کہ دُنیا کے تمام خزانوں کی چابیاں میرے پاس لائی گئیں، اور وہ میرے ہاتھ میں رکھ دی گئیں"۔

میرے محترم بھائیو! زمین کے خزانوں کی کوئی انتہا نہیں، جو کچھ سطحِ زمین سے اوپر ہے یا نیچے، یہ سب زمین کے خزانوں میں شمار ہوتا ہے، اس میں سونا چاندی، ہیرے موتی، لعل وجَواہرات، زَمرُّد، تمام اَقسام کی دھاتیں (Metals)، پیٹرول (Petrol)، ڈیزل (Diesel) اور مختلف اَنواع کے پھل اور میوہ جات سب کچھ اس میں داخل ہے، اور کنجیاں دے کر یہ سب کچھ رحمتِ دوعالَم ﷺ کی ملکیت میں دیا گیا۔

بے پناہ اختیارات اور آگ کا ٹھنڈا ہو جانا

حضراتِ ذی وقار! سرکارِ دوعالَم ﷺ کے اختیارات بے پناہ ہیں، چرند پرند، شجر وحجر (درخت اور پتھر)، ہوا وپانی، اور جِن واِنس سب سرورِ کونین ﷺ کے حکم کے تابع ہیں، مصطفیٰ جانِ عالَم ﷺ کی سلطنت اور اختیار کا یہ عالَم ہے، کہ اللہ رب العالمین نے بذاتِ خود مسلمانوں کو قرآنِ پاک میں حکم دیا ہے، کہ رسولِ اکرم ﷺ جو کچھ عطا فرمائیں وہ لے لو، اور جس سے منع فرمائیں اُس سے باز رہو، ارشادِ

---

(١) "صحيح البخاري" كتاب الجهاد والسِير، ر: ٢٩٧٧، صـ٤٩٢.

باری تعالیٰ ہے: ﴿وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۗ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا﴾[1] "جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو! اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز رہو!"۔

میرے محترم بھائیو! اللہ ربّ العالمین نے آگ کو بھی اس بات کا پابند فرمایا، کہ وہ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے حکم کی اطاعت کرے، حضرت ابنِ سعد علیہ الرحمۃ حضرت عَمرو بن میمون سے راویت کرتے ہیں، کہ مشرکین نے حضرت سیّدنا عمّار بن یاسر رضی اللہ تعالی عنہ کو آگ میں جلایا، تو حضور نبیٔ کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے، حضورِ اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے حضرت عمّار کے سر پر ہاتھ پھیرا اور یوں فرمایا: «يا نارُ! كُوني برداً وسلاماً علَى عمّارٍ، كما كُنتِ علَى إبراهيم!»[2] "اے آگ! عمّار پر ایسی سلامتی والی اور ٹھنڈی ہو جا، جیسے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ٹھنڈی ہو گئی تھی"۔ اور وہ آگ حضور رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے حکم سے، حضرت سیّدنا عمّار رضی اللہ تعالی عنہ پر ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو گئی۔

سرورِ کونین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے لامحدود اختیارات کا اندازہ اس بات سے لگائیے، کہ اگر کسی اَمر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا کوئی حکم آ جائے، تو لوگوں کا اپنا ذاتی مُعاملہ ہونے کے باوُجود، کسی مسلمان کو یہ اجازت نہیں کہ دوبارہ اس کام میں کسی قسم کی

---

(١) پ٢٨، الحشر: ٧.

(٢) "الطبقات الكبرى" ومن خلفاء بني مخزوم، عمّار بن ياسر، ٢/ ٢١٩.

مُداخلت کرے، یا اللہ ورسول کے حکم سے اِعراض ورُوگردانی کرے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ یَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِیَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِیْنًا﴾[1]

"کسی مسلمان مرد یا مسلمان عورت کو یہ حق نہیں پہنچتا، کہ جب اللہ اور اس کا رسول کچھ حکم فرمادیں، تو انہیں اپنے مُعاملہ کا کچھ اختیار رہے، اور جو حکم نہ مانے اللہ اور اس کے رسول کا، وہ یقیناً واضح گمراہی میں بہکا"۔

سرکارِ دو عالم ﷺ کے ایسے ہی بے شمار اختیارات وتصرُّفات کا ذکر کرتے ہوئے، امامِ ربّانی احمد بن محمد قَسطلانی رحمہ اللہ تعالیٰ "مَواہب لدُنیہ" میں فرماتے ہیں کہ "نبیٔ معظّم ﷺ اَحکام کو نافذ کرنے کے رُتبہ پر فائز ہیں، ہر حکم حضورِ اکرم ﷺ کے دربار سے نافذ ہوتا ہے، آپ ﷺ جس بات کا ارادہ فرمائیں، اس کے خلاف نہیں ہوتا، تمام جہان میں کوئی ان کے حکم کو پھیرنے والا نہیں!"[2]۔

---

(١) پ٢٢، الأحزاب: ٣٦.

(٢) "المَواهب اللدُنية" المقصد ١، ١/ ٥٦، ملتقطاً.

سارے جہاں کے رزق کی تقسیم کا اختیار

عزیزانِ مَن! اللہ تعالیٰ کی عطا سے سارے جہاں کے رزق کی تقسیم کا اختیار بھی، حضور نبئ کریم ﷺ کے پاس ہے، حدیثِ پاک میں فرمایا: «إنّما أنا قاسمٌ، والمُعْطِي هو اللهُ»(۱) "میں تقسیم کرتا ہوں، اور اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے"۔

ہر چیز حکمِ رسول ﷺ کی تابع

برادرانِ ملّتِ اسلامیہ! اللہ عزّوجلّ نے مصطفیٰ جانِ عالَم ﷺ کو جو اختیارات عطا فرمائے، اُن میں ہر چیز کو آپ ﷺ کے تابع کر دیا، یہی وجہ ہے کہ سرورِ کونین ﷺ جیسا چاہتے ویسا ہو جاتا، حضرت سیّدنا عبد الرحمن بن ابی بکر صدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، کہ حکم بن ابی العاص حضورِ اکرم ﷺ کے پاس بیٹھتا، اور جب حضور تاجدارِ رسالت ﷺ کلام فرماتے، تو حکم اپنا چہرہ بگاڑتا، (ایک دن) حضور ﷺ نے اس سے فرمایا: «كُن كذلكَ!» "تُو ایسا ہی ہو جا!" لہٰذا مرتے دم تک اس کا چہرہ بگڑا رہا(۲)۔

---

(۱) "صحيح البخاري" كتاب العلم، ر: ٧١، صـ١٧.

(٢) "مستدرَك الحاكم" كتاب تواريخ المتقدّمين، ر: ٤٢٤١، ٤/ ١٥٩٠.

اَحکامِ شریعت کے مالک و مختار

حضراتِ گرامی قدر! خاتم الانبیاء صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے اختیارات وتصرُّفات صرف دنیا کی مادّی اشیاء تک محدود نہیں تھے، بلکہ سرورِ عالَم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اَحکامِ شریعت میں بھی مالک و مختار تھے، کسی چیز کے فرض وواجب، یا حلال وحرام کرنے، اور اس میں رُخصت واستثناء کا نفاذ بھی، مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے فرمان کے مُطابق ہی ہوتا، سرورِ کائنات صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اگر کسی چیز کو فرض فرمادیتے تو وہ فرض ہو جاتی، اور اگر کسی ناجائز وممنوع اور حرام اَمر میں، کسی کو استثناء یا رخصت عطا فرماتے، تو اُسے رخصت واستثناء مل جایا کرتا، حضرت سیّدنا علی -کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ- سے روایت ہے، کہ جب حضور نبئ کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے استفسار کیا گیا، کہ کیا حج ہر سال فرض ہے؟ تو نبئ رحمت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «لَا، ولو قلتُ: نعم، لَوَجبتْ»[1] "ہر سال فرض نہیں، اور اگر میں تمہارے سوال کے جواب میں "ہاں" کہہ دیتا، تو ہر سال فرض ہوجاتا"، اور پھر تم لوگ اس فرض کی ادائیگی نہ کرپاتے!۔

مدینہ طیّبہ کو حرم قرار دینا

حضراتِ محترم! مدینہ منوّرہ کا حرمِ مدنی پہلے حرم نہ تھا، بلکہ اسے مصطفیٰ جانِ عالَم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے، عطائے الٰہی سے ملے ہوئے اختیارات کے تحت حرم قرار دیا ہے، اور

(١) "سنن الترمذي" باب ما جاء كم فرض الحجّ، ر: ٨١٤، صـ٢٠٣.

خالقِ کائنات عزّوجلّ نے اپنے محبوب کریم صلّی اللہ تعالی علیہ وسلّم کی منشاورِضا کے مُطابق، اُسے تاقیامت آنے والے مسلمانوں کے لیے، حکمِ شریعت کے طور پر باقی رکھا۔ "صحیح بخاری" و"صحیح مسلم "میں حضرت سیّدنا عبداللہ بن زَید رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلّی اللہ تعالی علیہ وسلّم فرماتے ہیں: «إنّ إبراهيمَ حرّم مكّةَ ودعا لها، وحرَّمتُ المدينةَ كما حرّم إبراهيمُ مكّةَ، ودَعَوتُ لها في مُدِّهَا وصَاعِهَا، مثلَ ما دعا إبراهيمُ عليه الصلاة والسلام لمكّة»[1] "حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام نے مکّہ معظّمہ کو حرم بنایا اور اس کے لیے دعا فرمائی، اور میں نے مدینہ طیّبہ کو حرم کر دیا، جس طرح حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام نے مکّہ کو حرم کیا، اور میں نے مدینہ طیّبہ کے مُد اور صاع (پیمانوں اور اَوزان) میں برکت کی دعا کی ہے، جیسے حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام نے مکّہ مکرّمہ کے لیے دعا فرمائی"۔

سیّدنا خزیمہ رضی اللہ تعالی عنہ کی ایک گواہی کو دو کے برابر قرار دینا

عزیزانِ گرامی قدر! عام طور پر ایک مسلمان مرد کی گواہی، ایک ہی شہادت شمار ہوتی ہے، لیکن نبیٔ اکرم صلّی اللہ تعالی علیہ وسلّم نے اپنے ایک صحابی حضرت سیّدنا خُزیمہ رضی اللہ تعالی عنہ کو اس سلسلے میں خصوصی استثناء عطا فرمایا، اور اُن کی گواہی کو دو ۲ شہادتوں کے برابر قرار دیا[2]۔

---

(١) "صحيح البخاري" كتاب البُيوع، ر: ٢١٢٩، صـ٣٤٢.

(٢) المرجع نفسه، كتاب التفسير، ر: ٤٧٨٤، صـ٨٤١.

دو صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تعالیٰ عنہما کو ریشمی کپڑا پہننے کی اجازت دینا

عزیزانِ مَن! دینِ اسلام میں مسلمان مرد کو دنیا میں ریشم پہننے کی اجازت نہیں، لیکن سرورِ کونین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اپنے دو ۲ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تعالیٰ عنہما کے مرض اور مجبوری کا خیال فرماتے ہوئے، انہیں خصوصی طور پر اجازت مَرحمت فرمائی، حضرت سیّدنا انَس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے: «إنّ النبيَّ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم رخّص لعبد الرّحمن بن عَوف والزبيرِ، في قَمِيصٍ مِنْ حَرِيرٍ، مِنْ حكَّةٍ كانت بهما»[1]

"عبدالرحمن بن عَوف اور زبیر بن عوام رَضِیَ اللہُ تعالیٰ عنہما کے بدن میں خشک خارش تھی، لہٰذا حضور سیّدِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ان دونوں کو ریشمی کپڑا پہننے کی اجازت عطا فرمائی"۔

قربانی کے جانور کی مطلوبہ عمر میں رخصت عطا فرمانا

برادرانِ اسلام! بقر عید پر مسلمان قربانی کا فریضہ ادا کرتے ہیں، اور اس میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے مخصوص عمر کے جانور ذبح کرتے ہیں، اونٹ پانچ ۵ سال کا، گائے دو ۲ سال کی، اور بکری کی عمر کم از کم ایک سال ہونا ضروری ہے، اگر ان میں سے کسی جانور کی عمر، مطلوبہ عمر سے کم ہو، تو اس کی قربانی ادا نہ ہوگی۔ لیکن رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اپنے ایک صحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بکری کے چھ ۶ ماہ کے بچہ کو، بطورِ قربانی ذبح کرنے کی خصوصی اجازت عطا فرمائی، اور حکمِ شریعت میں خصوصی رخصت

---

(۱) المرجع السابق، باب الحرير في الحرب، ر: ۲۹۱۹، صـ۴۸۲.

عطا فرمائی۔ "صحیح بخاری" و"صحیح مسلم" میں بَراء بن عازِب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، کہ ان کے ماموں ابوبردہ بن نیار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے، نماز عید الاضحیٰ سے پہلے قربانی کر لی، جب معلوم ہوا کہ یہ قربانی ادا نہ ہوئی، تو عرض کی: یارسولَ اللہ! وہ تو میں کر چکا! اب میرے پاس بکری کا بچہ ہے، عمر اس کی چھ ٦ ماہ ہے، مگر سال بھر والے سے اچھا ہے! فرمایا: «اجعلْها مكانَها، ولن تجزيَ عن أحدٍ بعدك!»[1] "اس کی قربانی کرلو، مگر تمہارے بعد کسی اَور کے لیے ایسا کرنا جائز نہیں!"۔

میّت پر نَوحہ کی مُمانعت سے استثناء

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! نَوحہ کرنا یعنی میّت کے اَوصاف مُبالغہ کے ساتھ بیان کرکے آواز سے رونا، بالِاجماع حرام ہے[2]، لیکن رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے اَحکامِ شریعت میں، اپنے اختیار سے تصرُّف فرماتے ہوئے، ایک خاتون صحابیہ کو خصوصی استثناء عطا فرمایا، "صحیح مسلم" میں حضرت سیِّدہ اُمِّ عطیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے، کہ جب عورتوں کی بیعت پر آیت اُتری، اور اس میں ہر گناہ سے بچنے کی شرط تھی، کہ مُردے پر بَین کرکے رونا چیخنا بھی گناہ تھا، میں نے عرض کی: یا رسولَ اللہ! میرے لیے فُلاں خاندان والوں کے حق میں استثناء فرما دیجیے؛ کیونکہ انہوں نے زمانۂ جاہلیت میں میرے ساتھ ہو کر، میرے ہاں ایک میّت پر نَوحہ کیا تھا، تو مجھے بھی ان کے ہاں میّت

---

(١) المرجع السابق، كتاب الأضاحي، ر: ٥٥٥٧، صـ٩٨٨.

(٢) دیکھیے: "بہارِ شریعت" "کتاب الجنائز، سوگ اور نَوحہ کا ذکر، حصّہ چہارُم ۴، ۱/۸۵۴۔

پر نَوحہ میں ان کا ساتھ دینا ضروری ہے! سیّدِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے انہیں اجازت واستثناء عطا کرتے ہوئے فرمایا: «إلّا آل فُلان»[1] "سِوا اُس قبیلہ کے"۔

عقیدۂ مختارِ کُل کی وضاحت وتشریح

عزیزانِ محترم! حضور سرورِ کونین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے مالکِ دو جہاں ہونے، اور اس میں تصرُّف کرنے کا یہ مطلب ہرگز نہیں، کہ (معاذ اللہ) ربّ تعالیٰ کسی چیز کا مالک نہ رہا، اور نہ ہی یہ مطلب ہے کہ حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم ربّ تعالیٰ کے مثل مالک و مختار ہیں، بلکہ ربّ تعالیٰ کی ملکیت حقیقی قدیم اور اَزَلی واَبَدی ہے (یعنی ہمیشہ سے ہے، ہمیشہ رہے گی)، جبکہ حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ملکیت واختیار مجازی، عطائی اور حادِث ہے (یعنی ہمیشہ سے نہیں، بلکہ اللہ کی عطا سے ملے ہیں)، نیز حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے پاس جو کچھ ہے، سب پروَردگارِ عالَم جَلَّ جَلَالُہٗ کی خاص مہربانی اور اُسی کی عطا ہے[2]۔

لمحۂ فکریہ

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! حضور نبئ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم مالکِ کونین بھی ہیں، اور مالکِ اَحکام بھی، زمین کے تمام ظاہری وباطنی خزانے آپ کی ملکیت میں ہیں، کسی کے لیے حلال کام کو حرام فرما رہے ہیں، کسی کو اَمرِ حرام میں بھی رخصت واستثناء

---

(١) "صحيح مسلم" كتاب الجنائز، ر: ٩٣٦، صـ٣٧٧.

(٢) "اسلامی عقائد ومسائل" "اختیاراتِ مصطفیٰ"، صـ٢٦٨، ملخّصاً۔

عطا فرما رہے ہیں، یہ سرکارِ دو عالَم ﷺ کی شان و عظمت ہے، کہ مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ کی زبانِ مبارک سے جس کے لیے جو بھی نکلے، اُس کے لیے وہی رب تعالیٰ کا قانون وحکمِ شریعت ہے، اور جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ نبیٔ کریم ﷺ ہماری طرح بَشر اور بے اختیار ہیں، انہیں گذشتہ سُطور میں پیش کی گئی قرآنی آیات واَحادیثِ صحیحہ پر خصوصی طور پر غور وفکر کر کے، اپنے عقیدہ وایمان کی اِصلاح کرنے کی اشدّ ضرورت ہے!۔

دعا

اے اللہ! مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ کی اُسوۂ حسنہ کی پیرَوی کرنے کی توفیق عطا فرما، ان کی سنّتوں پر عمل کا جذبہ وسوچ پیدا فرما، صحیح معنوں میں نیک اور باعمل مسلمان بنا، بدمذہبوں اور بُرے لوگوں کی صحبت سے بچا، بروزِ محشر رسول اللہ ﷺ کی شَفاعت سے فیضیاب فرما، ہماری، ہمارے والدین اور امّتِ مسلمہ کی مغفرت وبخشش فرما!۔

اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن وسُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دوعالَم ﷺ اور صحابۂ کِرام رضی اللہ عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا، ہماری صفوں میں اتحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، سستی وکاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اِخلاص کی دَولت عطا فرما، تمام فرائض

وواجبات کی ادائیگی بحسن وخوبی انجام دینے کی توفیق عطا فرما، بخل وکنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت واُلفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بےکس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی وچھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو کامل شِفا دے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے ربِ کریم! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ رکھ، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم کر دے، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر دے، ہمارے اعمالِ حسَنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، کفّار کے ظلم وبربریت کے شکار ہمارے فلسطینی وکشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، دنیا بھر کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما، آمین یارب العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.